www.islamiurdubook.blogspot.com
"ترجمان السنۃ" کا ایک باب
الامام المہدی رضوان اللہ علیہ وسلامہ
تألیف
زبدۃ المحدثین حضرۃ مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی قدس سرہ، فاضل دیوبند
تلمیذ ارشد امام المحدثین حضرۃ مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ
مکتبہ سید احمد شہید
۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
www.islamiurdubook.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الامام المہدی

حضرت امام مہدی کی احادیث مطالعہ فرمانے سے قبل ان کا مختصر تذکرہ معلوم کر لینا ضروری ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

حضرت امام مہدی کا نام ونسب اوران کا حلیہ شریفہ

حضرت امام مہدی سید اور اولاد فاطمہ زہرا ؓ میں سے ہیں۔ آپ کا قد و قامت قدرے لانبا، بدن چست، رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے۔ آپ کا اسم شریف محمد والد کا نام عبداللہ، والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگدل ہو کر کبھی کبھی ران پر ہاتھ ماریں گے۔ آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا۔ سید برزنجیؒ اپنے رسالہ الاشاعت میں تحریر کرتے ہیں کہ تلاش کے باوجود مجھ کو آپ کی والدہ کا نام روایات میں کہیں نہیں ملا۔

آپ کے ظہور سے قبل سفیانی کا خروج، شاہ روم اور مسلمانوں میں جنگ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا

آپ کے ظہور سے قبل ملک عرب وشام میں ابوسفیان[ا] کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملکِ شام ومصر کے اطراف میں چلے گا۔ اس درمیان میں بادشاہِ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ اور

[ا] حسب بیان سید برزنجی یہ شخص خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا۔ امام قرطبی نے اپنے تذکرہ

دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔ بادشاہ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملکِ شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فریقِ مخالف پر فتح پائے گی۔ دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہو گئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ہوئی، یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا نہیں دینِ اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملکِ شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی، باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے، عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیئے، تاکہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دور ہوں۔ اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے۔

امام مہدی کی تلاش اور ان سے بیعت کرنا

حضرت امام مہدی اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس

میں اس کا نام عردۃ تحریر فرمایا ہے۔ سید برزنجی نے اپنے رسالہ الاشاعت میں اس کا حلیہ اور اس کے دور کی پوری تاریخ تحریر فرمائی ہے مگر اس کا اکثر حصہ موقوف روایات سے ماخوذ ہے اسی لئے ہم نے شاہ صاحب'' کے رسالہ سے اس کا مختصر تذکرہ نقل کیا ہے۔ امام قرطبی'' نے بھی امام مہدی کے دور کی پوری تاریخ نقل فرمائی ہے۔ تذکرہ قرطبی گو اس وقت دستیاب نہیں مگر اس کا [illegible] امام شعرانی [illegible] میں ملتا ہے قابل ملاحظہ ہے۔ سید برزنجی کے رسالہ میں امام مہدی کے زمانہ کے مفصل اور مرتب تاریخ کے علاوہ اس باب کی مختصر حدیثوں میں جمع و تطبیق کی پوری کوشش کی گئی ہے لیکن چونکہ اس باب کی اکثر روایات ضعیف تھیں اس لئے ہم نے ان کے درمیان تطبیق نقل کرنے کی چنداں اہمیت محسوس نہیں کی۔

ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں، مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیائے کرام اور ابدالِ عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کر لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہِ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ ''هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَاَطِيْعُوْا '' اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمہ چلی آئیں گی۔ شام و عراق اور یمن کے اولیائے کرام و ابدالِ عظام آپ کی صحبت میں اور ملکِ عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے (جس کو ''رتاج الکعبہ'' کہتے ہیں)۔

خراسانی سردار کا امام مہدی کی اعانت کے لئے فوج روانہ کرنا اور سفیانی کے لشکر کا ہلاک وتباہ ہو جانا

اس کو خزانہ کو نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں پھیلے گی تو خراسان سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہوگا جو راستہ میں بہت سے عیسائیوں اور بددینوں کا صفایا کر دے گا۔ اس لشر کے مقدمۃ الجیش کی کمان منصور نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی۔ وہ سفیانی (جس کا ذکر اوپر گذر چکا) اہل بیت کا دشمن ہوگا اس کی ننہال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام

مہدی کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہوگا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسرا سفیانی کو۔ عرب کی فوجوں کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے شام میں جمع ہو جائیں گے۔

عیسائیوں کا مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے اجتماع اور امام مہدی کے ساتھ خونریز جنگ اور آخر میں امام مہدی کی فتح مبین

ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے۔ اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی (جس کی کل تعداد ۸۴۰۰۰۰ ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت حضرت امام مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تو نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائے گا۔ خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر واحد کے شہداء کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتح یاب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پا لیں گے۔ حضرت امام مہدی دوسرے روز پھر نصاریٰ کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ یا

میدان جنگ فتح کریں گے یا مر جائیں گے، یہ جماعت سب کی سب شہید ہو جائے گی۔ حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکر میں واپس آئیں گے۔ دوسرے دن پھر ایک بڑی جماعت یہ عہد کرے گی کہ فتح کے بغیر میدانِ جنگ سے واپس نہیں آئیں گے یا مر جائیں گے، اور حضرت امام مہدی کے ہمراہ بڑی بہادری کے ساتھ جنگ کریں گے اور آخر یہ بھی جامِ شہادت نوش کریں گے۔ شام کے وقت حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ لوٹیں گے۔ تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر نکلے گی اور وہ بھی شہید ہو جائے گی اور حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں گے۔ چوتھے روز حضرت امام مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لے کر دشمن سے پھر نبرد آزما ہوں گے۔ یہ جماعت تعداد میں بہت کم ہوگی مگر خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائے گا۔ عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو نکل جائے گی اور بے سروسامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے بہتوں کو جہنم رسید کر دیں گے اس کے بعد حضرت امام مہدی بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں جانبازوں پر تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی۔ کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و قبیلے ایسے ہوں گے جن میں فی صدی صرف ایک ہی آدمی بچا ہوگا۔ اس کے بعد حضرت امام مہدی بلادِ اسلام کے نظم ونسق اور فرائض وحقوق العباد کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔

ستر ہزار فوج کے ساتھ امام مہدی کی فتح قسطنطنیہ کیلئے روانگی اور ایک نعرہ تکبیر سے شہر کا فتح ہو جانا

چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے اور ان مہمات سے فارغ ہو کر فتح

قسطنطنیہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ بحیرہ روم کے کنارے پر پہنچ کر قبیلہ بنو اسحٰق کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آج کا استنبول کہتے ہیں مقرر فرمائیں گے۔ جب یہ فصیل شہر کے قریب پہنچ کر نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو اس کی فصیل نامِ خدا کی برکت سے یکا یک گر جائے گی۔ مسلمان ہلا کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو ختم کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات سال کا عرصہ گذرے گا۔

امام مہدی کا دجال کی تحقیق کیلئے ایک مختصر دستہ روانہ فرمانا اور ان کی افضلیت کا حال

امام مہدی ملک کے بندوبست ہی مصروف ہوں گے کہ افواہ اڑے گی کہ دجال نکل آیا اور مسلمانوں کو تباہ کر رہا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف واپس ہوں گے اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ان کے ماں باپوں و قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے، لشکر کے آگے بطور طلیعد روانہ ہو کر معلوم کر لیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے۔ پس امام مہدی عجلت کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے اس میں کچھ عرصہ نہ گذرے گا کہ دجال ظاہر ہو جائے گا اور قبل اس سے کہ وہ دمشق پہنچے حضرت امام مہدی دمشق آچکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری و تربیت فوج کر چکے ہوں گے اور اسبابِ حرف وضرب تقسیم کرتے ہوں گے کہ مؤذن عصر کی اذان دے گا۔ لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور اس وقت کی نماز امام مہدی کی امامت میں ادا کرنا

کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوکر آواز دیں گے کہ سیڑھی لے آؤ پس سیڑھی حاضر کر دی جائے گی۔ آپ اس کے ذریعہ سے نازل ہوکر امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی سے آپ سے ساتھ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے یا نبی اللہ امامت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کیلئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہوکر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ یا نبی اللہ اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا۔ میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔

امام مہدی کے عہد خلافت کی خوشحالی اور اس کی مدت اور ان کی وفات

تمام زمین حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عدل و انصاف سے (بھر جائے گی) منور و روشن ہو جائے گی۔ ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت و اطاعت الٰہی میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک

کے انتظام میں۔ آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ دجدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گذرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔

بعدازاں امام مہدی علیہ السلام کی وفات ہوجائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے[۱]۔

(رسالہ علاماتِ قیامت مؤلفہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہٗ)

---

[۱] اس موقع پر یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ شاہ صاحب موصوف نے یہ تمام سرگذشت گو حدیثوں کی روشنی ہی میں مرتب فرمائی ہے جیسا کہ احادیث کے مطالعہ سے واضح ہے مگر واقعات کی ترتیب اور بعض جگہ ان کی تعین یہ دونوں باتیں خود حضرت موصوف ہی کی جانب سے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حدیث وقرآن میں جو قصص وواقعات بیان کئے گئے ہیں خواہ وہ گذشتہ زمانے سے متعلق ہوں یا آئندہ سے ان کا اسلوب بیان تاریخی کتابوں کا سا نہیں بلکہ حسب مناسبت مقام ان کا ایک ایک ٹکڑا متفرق طور پر ذکر میں آگیا ہے پھر جب ان سب ٹکڑوں کو جوڑا جاتا ہے تو بعض مقامات پر بھی اس کی کوئی درمیانی کڑی نہیں ملتی۔ کہیں ان کی ترتیب میں شک وشبہ رہ جاتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر بعض خام طبائع تو اصل واقعہ کے ثبوت ہی سے دست بردار ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ غور یہ کرنا چاہئے کہ جب قرآن وحدیث کا اسلوب بیان ہی وہ نہیں جو آج ہماری تصانیف کا ہے تو پھر حدیثوں میں اس کو تلاش ہی کیوں کیا جائے؟ نیز جب ان متفرق ٹکڑوں کی ترتیب صاحب شریعت نے خود بیان ہی نہیں فرمائی تو اس کو صاحب شریعت کے سر کیوں رکھ دیا جائے۔ لہٰذا اگر اپنی جانب سے کوئی ترتیب قائم کرلی گئی ہے تو اس پر جزم کیوں کیا جائے۔ ہوسکتا ہے کہ جو ترتیب ہم نے اپنے ذہن سے قائم کی ہے حقیقت اس کے خلاف ہو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے امور ہیں جو قرآنی اور حدیثی قصص میں تشنہ نظر آتے ہیں۔ اس لئے یہاں جو قدم اپنے رائے سے اٹھایا جائے اس کو کتاب وسنت کے سر رکھ دینا ایک خطرناک اقدام ہے اور اس ابہام کی وجہ سے اصل واقعہ ہی کا انکار کر ڈالنا یہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ واقعات کی پوری تفصیل اور اس کے اجزاء کی پوری پوری ترتیب بیان کرنی رسول کا وظیفہ نہیں۔ یہ ایک مورخ کا وظیفہ ہے۔ رسول آئندہ واقعات کی صرف بقدر ضرورت اطلاع دیدیتا ہے پھر جب ان کے ظہور کا وقت آتا ہے تو وہ خود اپنی تفصیل کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور اس وقت یہ ایک کرشمہ معلوم ہوتا ہے کہ اتنے بڑے واقعات کے لئے

یہاں جب آپ اس خاص تاریخ سے علیحدہ ہو کر نفس مسئلہ کی حیثیت سے احادیث پر نظر کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ امام مہدی کا تذکرہ سلف سے لے کر محدثین کے دور تک بڑی اہمیت کے ساتھ ہمیشہ ہوتا رہا ہے حتی کہ امام ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ نے امام مہدی کے عنوان سے ایک ایک باب ہی علیحدہ قائم کر دیا

جتنی اطلاع حدیثوں میں آ چکی تھی۔ وہ بہت کافی تھی اور قبل از وقت اس سے زیادہ تفصیلات دماغوں کے لئے بالکل غیر ضروری بلکہ شاید اور زیادہ الجھاؤ کا موجب تھیں۔ علاوہ ازیں جس کو ازل سے ابد تک کا علم ہے وہ یہ خوب جانتا تھا کہ امت میں دین روایت اور اسانید کے ذریعہ پھیلے گا۔ اور اس تقدیر پر راویوں کے اختلافات سے روایتوں کا اختلاف بھی لازم ہوگا۔ پس اگر غیر ضروری تفصیلات کو بیان کر دیا جاتا تو یقیناً ان میں بھی اختلاف پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اور ہو سکتا تھا کہ امت اس اجمالی خبر سے جتنا فائدہ اٹھا سکتی تھی۔ تفصیلات بیان کرنے سے وہ بھی فوت ہو جاتا۔ لہٰذا امام مہدی کی حدیثوں کے سلسلہ میں نہ تو ہر گوشہ کی پوری تاریخ معلوم کرنے کی سعی کرنی صحیح ہے اور نہ صحت کے ساتھ منقول شدہ منتشر ٹکڑوں میں جزم کے ساتھ ترتیب دینی صحیح ہے اور نہ اس وجہ سے اصل پیشگوئی میں تردد پیدا کرنا علم کی بات ہے۔ یہاں جملہ پیشگوئیوں میں صحیح راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جتنی بات حدیثوں میں صحت کے ساتھ آ چکی ہے اس کو اسی حد تک تسلیم کر لیا جائے اور زیادہ تفصیلات کے درپے نہ ہوا جائے اور اگر مختلف حدیثوں میں کوئی ترتیب اپنے ذہن سے قائم کر لی گئی ہے تو اس کو حدیثی بیان کی حیثیت ہرگز نہ دی جائے۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی حدیثیں مختلف اوقات میں مختلف صحابہؓ سے روایت ہوئی ہیں اور ہر مجلس میں آپ نے اس وقت کے مناسب اور حسب ضرورت تفصیلا بیان فرمائی ہیں۔ یہاں یہ امر بھی یقینی نہیں کہ ان تفصیلات کے براہ راست سننے والوں کو ان سب کا علم حاصل ہو، بہت ممکن ہے کہ جس صحابی نے امام مہدی کی پیشگوئی کا ایک حصہ ایک مجلس میں سنا ہو اس کو اس کے دوسرے حصے کو سننے کی نوبت ہی نہ آئی ہو جو دوسرے صحابی نے دوسری مجلس میں سنا ہے اور اس لئے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ واقعہ کے الفاظ بیان کرنے میں ان تفصیلات کی کوئی رعایت نہ کرے جو دوسرے صحابی کے بیان میں موجود ہے یہاں بعد کی آنے والی امت کے سامنے چونکہ یہ ہر دو بیانات موجود ہوتے ہیں، اس لئے یہ فرض اس کا ہے کہ اگر وہ ان تفصیلات میں کوئی لفظی بے ارتباطی دیکھتی ہے تو اپنی جانب سے کوئی تطبیق کی راہ نکال لے اس لئے بسا اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ یہ توجیہات راویوں کے بیانات پر پوری پوری راست نہیں آتیں۔ اب راویوں کے الفاظ کی یہ کشاکش اور تاویلات کی ناسازگاری کا یہ رنگ دیکھ کر بعض دماغ اس طرف چلے جاتے ہیں کہ ان تمام دشواریوں کے تسلیم کر لینے کے بجائے اصل واقعہ کا ہی انکار کر دینا آسان ہے۔ اگر

ہے۔ ان کے علاوہ وہ ائمہ حدیث جنھوں نے امام مہدی کے متعلق حدیثیں اپنی اپنی مولفات میں ذکر کی ہیں ان میں سے چند کے اسمائے مبارک حسب ذیل ہیں: امام احمد، البزار، ابن ابی شیبہ، الحاکم، الطبرانی، ابویعلی موصلی رحہم اللہ تعالیٰ وغیرہ۔ جن جن صحابہ کرامؓ سے اس باب میں روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔ ان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرت علی، ابن عباس، ابن عمر، طلحہ، عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، انس، ابوسعید، ام حبیبہ، ام سلمہ، ثوبان، قرۃ بن ایاس، علی الہلالی، عبداللہ ابن الحارث بن خزء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

شارع عقیدہ سفارینی نے امام مہدی کی تشریف آوری کے متعلق معنوی تواتر کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو اہل سنت والجماعۃ کے عقائد میں شمار کیا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

> ”کہ امام مہدی کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو معنوی تواتر کی حد تک کہا جاسکتا ہے، اور یہ بات علمائے اہل سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدے کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے۔ ابونعیم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہم نے صحابہ وتابعین سے اس باب میں متعدد روایتیں بیان کی ہیں جن کے مجموعے

کاش وہ اس پر بھی نظر کر لیتے کہ یہ تاویلات خود صاحب شریعت کی جانب سے نہیں بلکہ واقعہ کے خود راویوں کی جانب سے بھی نہیں یہ صرف ان دماغوں کی کاوش ہے جن کے سامنے اصل واقعہ کے وہ سب متفرق ٹکڑے جمع ہوکر آگئے ہیں جن کو مختلف صحابہ نے مختلف زمانوں میں روایت کیا ہے اور اس لیے ہر ایک نے اپنے الفاظ میں دوسرے کی تعبیر کی کوئی رعایت نہیں کی اور نہ وہ کرسکتا تھا تو پھر نہ تو ان پر راویوں کے الفاظ کی اس بے ارتباطی کا کوئی اثر پڑتا اور نہ ایک ثابت شدہ واقعہ کا انکار صرف اتنی ہی بات پر ان کو آسان نظر آتا۔

سے امام مہدی کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ لٰہذا امام مہدی کی تشریف آوری پر حسب بیان علماء اور حسب عقائد اہل سنت والجماعت یقین کرنا ضروری ہے"۔

(شرح عقیدہ السفارینی ۲/۷۹، ۸۰)

اسی طرح حافظ سیوطی نے بھی یہاں تواتر معنوی کا دعویٰ کیا ہے۔ قاضی شوکانی نے اس سلسلہ کی جو حدیثیں جمع کی ہیں ان میں مرفوع حدیثوں کی تعداد پچاس اور آثار کی اٹھائیس تک پہنچتی ہے۔ شیخ علی متقی نے بھی منتخب کنز العمال میں اس کا بہت مواد جمع کردیا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں اور حافظ ذہبی مختصر منہاج السنہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

الاحادیث التی تحتج بها علی خروج المهدی صحاح رواها احمد وابوداود والترمذی منها حدیث ابن مسعود وام سلمة و ابی سعید وعلی . (مختصر منہاج ۵۳۴)	یعنی جن حدیثوں سے امام مہدی کے خروج پر استدلال کیا گیا ہے۔ وہ صحیح ہیں۔ ان کو امام احمد امام ابوداؤد، اور امام ترمذی نے روایت فرمایا ہے۔

یہ امر بھی واضح رہنا چاہیے کہ صحیح مسلم کی احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آخری زمانے میں مسلمانوں کا ایک خلیفہ ہوگا جس کے زمانے میں غیر معمولی برکات ظاہر ہوں گے، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل پیدا ہوگا، دجال اسی کے عہد میں ظاہر ہوگا، مگر اس کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک سے ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے تشریف لائیں گے تو وہ خلیفہ نماز کے لئے مصلے پر آچکا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ مصلے چھوڑ کر پیچھے ہٹے گا مگر عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ان سے فرمائیں گے چونکہ آپ مصلے پر جا چکے ہیں اس لئے اب

امامت آپ ہی کا حق ہے اور یہ اس امت کی ایک بزرگی ہے لہٰذا یہ نماز تو آپ انہی کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے۔

یہ تمام صفات ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں جن میں محدثین کو کوئی کلام نہیں۔ اب گفتگو ہے تو صرف اتنی بات میں ہے کہ یہ خلیفہ کیا امام مہدی ہیں یا کوئی اور دوسرا خلیفہ دوسرے نمبر کی حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدی ہوں گے۔ ہمارے نزدیک صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ آ چکا ہے تو پھر دوسرے نمبر کی حدیثوں میں جب وہی تفصیلات اس کے نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان کو بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے حکم میں سمجھنا چاہئے۔ اس لئے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام مہدی کا ثبوت خود صحیح مسلم میں موجود ہے تو اس کی گنجائش ہے۔ مثلاً صحیح مسلم میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو اس وقت مسلمانوں کا ایک امیر امامت کے لئے مصلے پر آ چکا ہوگا تو اب جن حدیثوں میں اس خلیفہ کا نام امام مہدی بتایا گیا ہے، یقیناً وہ اسی مبہم خلیفہ کا بیان کہا جائے گا، یا مثلاً صحیح مسلم میں ہے کہ آخر زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو بے حساب مال تقسیم کرے گا اب اگر دوسری حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مال کی یہ داد و دہش امام مہدی کے زمانے میں ہوگی تو صحیح مسلم کی اس حدیث کا مصداق امام مہدی کو قرار دینا بالکل بجا ہوگا۔ اسی طرح جنگ کے جو واقعات صحیح مسلم میں ابہام کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں اگر دوسری حدیثوں میں وہی واقعات امام مہدی کے زمانے میں ثابت ہوتے ہیں تو یہ کہنا بالکل قرین قیاس ہوگا کہ صحیح مسلم میں جنگ کے جو واقعات مذکور ہیں وہ امام مہدی ہی کے دور کے واقعات ہیں۔ غالباً ان ہی وجوہات کی بنا پر محدثین نے بعض مبہم حدیثوں کو امام مہدی ہی کے حق میں سمجھا ہے اور اسی باب میں ان کو ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ امام ابوداؤد نے بارہ خلفاء کی حدیث کو امام مہدی کے باب میں ذکر فرما کر اس طرف

اشارہ کیا ہے کہ وہ بارہواں خلیفہ یہی امام مہدی ہیں۔

اب سب سے پہلے آپ ذیل کی حدیثیں پڑھئے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ امام مہدی کی آمد کی صحابہ و تابعین کے درمیان کس درجہ شہرت تھی اس کے بعد پھر مرفوع حدیثوں پر نظر ڈالئے تو بشرط اعتدال وانصاف آپ کو یقین ہو جائے گا کہ امام مہدی کی آمد کا مسئلہ بیشک ایک مسلم عقیدہ رہا ہے البتہ روافض نے جو اور بے تکی باتیں اس میں اپنی جانب سے شامل کر لی ہیں تو ان کا نہ تو کوئی ثبوت نقل میں ملتا ہے نہ عقل ان کو باور کر سکتی ہے صرف ان کی تردید میں کسی ثابت شدہ مسئلہ کا انکار کر دینا یہ کوئی صحیح طریقہ نہیں ہے۔

(۱) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ ; قَالَ لَمَّا قَامَ سُلَيْمَانُ فَاظْهَرَ ا اظْهَرَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَحْيىٰ هٰذَا الْمَهْدِیُّ الَّذِیْ يُذْكَرُ قَالَ لَا.

(اخرجه ابن ابی شیبه الحاوی ۲/۸۰)

حکیم بن سعد کہتے ہیں کہ جب سلیمان خلیفہ بنے اور انہوں نے عمدہ عمدہ خدمات انجام دیں تو میں نے ابو یحییٰ سے کہا وہ مہدی یہی ہیں جن کی شہرت ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں

(۲) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ قَوْمًا فَقَالَ: اَلْمَهْدِيُّوْنَ ثَلَاثَةٌ مَهْدِیُّ الْخَيْرِ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَمَهْدِیُّ الدَّمِ وَهُوَ الَّذِیْ تَسْكُنُ عَلَیٰ مَا الدِّمَاءُ وَمَهْدِیُّ الدِّيْنِ عِيْسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ تُسْلِمُ اُمَّتُهٗ فِیْ زَمَانِهٖ

ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا جو لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ مہدی تین ہوں گے۔ مہدی خیر یہ تو عمر بن عبدالعزیز ہیں۔ مہدی دوم یہ وہ شخص ہے جس کے زمانے میں خونریزی ختم ہو جائے گی۔ مہدی تین یہ عیسیٰ بن مریم ہیں، ان کے زمانے میں

كذافي الحاوي ۲ /۷۸ وَفِيهِ عَن كَعْبٍ قَالَ مَهْدِيُّ الْخَيْرِ يَخْرُجُ بَعْدَ السُّفْيَانِي .

نصاریٰ بھی اسلام قبول کر لیں گے۔ کعب بیان کرتے ہیں کہ مہدی خیر کا ظہور، سفیانی کے ظہور کے بعد ہوگا۔

(۳) عن ابن عمرؓ اَنَّهُ قَالَ لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَلْمَهدِيُّ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ كَمَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ. اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قِيْلَ لَهُ الْمَهْدِيُّ.

ابن عمرؓ نے ابن حنفیہ سے کہا المہدی کا لقب ایسا ہے جیسا کسی نیک آدمی کو "رجل صالح" کہہ دیں (اس لحاظ سے مہدی کا اطلاق متعدد اشخاص پر ہوسکتا ہے)۔

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُبْعَثُ الْمَهْدِيُّ بَعْدَ اَيَاسٍ حَتّٰى يَقُوْلَ النَّاسُ لَا مَهْدِيَّ. كَذَا في الحاوي ۲ /۷۶

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مہدی کا ظہور اس وقت ہوگا جب لوگ مایوس ہو کر یہ کہیں گے کہ اب مہدی کیا آئے گا؟

(۵) عَنْ كَعْبٍ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ الْمَهْدِيَّ مَكْتُوْبًا فِیْ اَسْفَارِ الْاَنْبِيَاءِ مَافِیْ عَمَلِهٖ ظُلْمٌ وَلَا عَيْبٌ (الحاوی ۲ /۷۷)

کعب کہتے ہیں کہ میں نے انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں مہدی کی یہ صفت دیکھی ہے کہ اس کے عمل میں نہ ظلم ہوگا نہ عیب۔

(٦) عن مَطَرٍ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَهْدِيَّ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ

مطر کے سامنے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مہدی آکر ایسے ایسے کام کریں

عُـمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قُلْنَا مَاهُوَ؟ قَـالَ يَاتِيهِ رَجُلٌ فَيَسْأَلُهُ فَيَقُوْلُ: اُدْخُلْ بَيْتَ الْمَالِ فَخُذْ فَيَدْخُلُ وَيَـخْـرُجُ وَيَـرَى الـنَّاسَ شَبَاعًا فَيَـنْدَمُ فَيَرْجِعُ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ خُذْمَا اَعْطَيْتَنِيْ فَيَاْبٰى وَيَقُوْلُ اِنَّا نُعْطِيْ وَلَا نَاخُذُ.

(الحاوی ۲/۷۷)

گے جو عمر بن عبدالعزیز سے نہیں ہو سکے۔ ہم نے پوچھا وہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ایک شخص آ کر سوال کرے گا وہ کہیں گے بیت المال میں جا اور جتنا چاہے مال لے لے، وہ اندر جائے گا اور جب باہر آئے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگ نیت سیر ہیں تو اس کو شرم آئے گی اور یہ لوٹ کر کہے گا کہ جو مال آپ نے دیا تھا وہ آپ لے لیجئے تو وہ فرمائیں گے ہم دینے کے لئے ہیں لینے کے لئے نہیں۔

(۷) عَنْ اِبْـرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هُـوَ الْـمَـهْـدِيُّ؟ قَـالَ هُوَ الْمَهْدِيُّ وَلَيْـسَ بِـهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْعَدْلَ كُلَّهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ

(الحاوی ۲/۸۰)

ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے پوچھا کیا عمر بن عبدالعزیز وہی مہدی ہیں؟ انہوں نے کہا ایک مہدی وہ بھی ہیں لیکن وہ خاص مہدی نہیں ان کے دور کا سا کامل انصاف ان کے دور میں کہاں ہے؟

(۸) عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: يَزْعُمُوْنَ اَنِّـيْ اَنَـا الْـمَـهْـدِيُّ وَاِنِّيْ اِلٰى اَجَلٍ اَدْنٰـى مِنِّيْ اِلٰى مَايَدَّعُوْنَ. اخرجه المحاملی فی اَمَالیه الحاوی ۲/۸۵)

ابوجعفر فرماتے ہیں کہ لوگ میرے متعلق یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ مہدی میں ہوں حالانکہ مجھے ان کے دعوؤں سے اپنا مر جانا نزدیک تر نظر آتا ہے

(۹) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ زُفَرٍ قَالَ قِيْلَ يَوْمًا عِنْدَ حُذَيْفَةَ قَدْخَرَجَ الْمَهْدِيُّ قَالَ لَقَدْ اَفْلَحْتُمْ اِنْ خَرَجَ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بَيْنَكُمْ اِنَّهٗ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ غَائِبٌ اَحَبَّ اِلَى النَّاسِ مِنْهُ مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنَ الشَّرِّ اَخْرَجَهُ الدَّانِی فِی سننه الحاوی ۲/۸۱)

سلمہ بن زفر بیان کرتے کہ ایک دن حذیفہ کے سامنے کسی نے کہا کہ مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اگر ایسا ہے جب کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ تمہارے درمیان موجود ہیں تو تم نے بڑی فلاح پائی۔ یاد رکھو کہ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب کہ مصائب کی وجہ سے کوئی غائب شخص لوگوں کو ان سے پیارا معلوم نہ ہوگا۔ (یعنی ان کا شدید انتظار ہوگا)

ان آثار کی روشنی میں لامهدی الا عیسیٰ کی شرح بھی بخوبی ہوسکتی ہے بشرطیکہ ابن ماجہ کی اس حدیث کو کسی درجہ میں حسن تسلیم کرلیا جائے۔

رب العالمین کی یہ عجیب حکمت ہے کہ جب کسی اہم شخصیت کے متعلق کوئی پیشگوئی کی گئی ہے تو اس کی اس آزمائشی زمین پر ہمیشہ اس نام کے کاذب مدعی چاروں طرف سے پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں اور اس طرح ایک سیدھی بات آزمائشی منزل بن کر رہ گئی ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صریح سے صریح الفاظ میں پیشگوئی کی گئی جس میں کسی دوسرے شخص کی آمد کا کوئی احتمال ہی نہیں ہوسکتا تھا اس کے باوجود نہ معلوم کتنے مدعی مسیحیت پیدا ہو گئے آخر یہ ایک سیدھی پیشگوئی ایک معمہ بن کر رہ گئی۔ اسی طرح جب حضرت امام مہدی کے حق میں پیشگوئی کی گئی تو گذشتہ زمانے میں یہاں بھی بہت سے اشخاص مہدویت کے مدعی پیدا ہو گئے چنانچہ محمد بن عبداللہ یہ النفس الزکیہ کے لقب سے مشہور تھا۔ اسی طرح محمد بن مرتوت، عبیداللہ بن

میمون قداح، محمد جونپوری وغیرہ نے اپنے اپنے زمانے میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ شیخ سید برزنجی لکھتے ہیں کسان کے زمانے میں مقام ازبک میں بھی ایک شخص نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ سید موصوف نے ایک اور کردی شخص کے متعلق بھی لکھا ہے کہ عقر کے پہاڑوں میں اس نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان سب اشخاص کے واقعات تاریخ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں اور وہ تمام مصائب و آلام بھی مذکور ہیں جو ان بدبختوں کے ہاتھوں مسلمانوں پر توڑے گئے تھے۔

رافضی جماعت کا تو مستقل یہ ایک عقیدہ ہی ہے کہ محمد بن حسن عسکری مہدی موعود ہے ان کے خیالات کے مطابق وہ اپنے طفولیت کے زمانے ہی سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہو کر کسی مخفی غار میں پوشیدہ ہیں اور یہ جماعت آج تک انہی کے ظہور کی منتظر ہے اور مصیبتوں میں انہی کو پکارتی پھرتی ہے۔ ان مفترین کی تاریخ اور روافض کی اس وہم پرستی اور بے بنیاد عقیدہ کی وجہ سے بعض اہل علم کے ذہن اس طرف منتقل ہو گئے کہ اگر علمی لحاظ سے مہدی کے وجود ہی کا انکار کر دیا جائے تو اس تمام بحث و جدل سے امت مسلمہ کی جان چھوٹ جائے اور روزمرہ نئی نئی آزمائشوں کا اس کو مقابلہ نہ کرنا پڑے چنانچہ ابن خلدون مؤرخ نے اسی پر پورا زور صرف کیا ہے اور چونکہ تاریخی اور تحقیقی لحاظ سے علمی طبقہ میں اس کو اونچا مقام حاصل ہے۔ اس لئے اس قسم کے مزاجوں کے لئے اس کا انکار کرنا اور تقویت کا باعث بن گیا پھر بعد میں اسی کے اعتماد پر اس مسئلہ کا انکار چلتا رہا ہے۔ محدثین علماء نے ہمیشہ اس انکار کو تسلیم نہیں کیا اور خود مورخ موصوف کے زمانے میں بھی اس پیشگوئی کے اثبات پر تالیفات کی گئیں جن میں سے اس وقت ''ابراز الوہم المکنون من کلام ابن خلدون'' کا نام ہمارے علم میں بھی ہے مگر یہ رسالہ ہم کو دستیاب نہیں ہو سکا۔ امام قرطبی، شیخ جلال الدین سیوطی، سید برزنجی، شیخ علی متقی، علامہ شوکانی، نواب صدیق حسن خاں شارح

عقیدہ سفارینی کی تصنیفات ہماری نظر سے بھی گذری ہیں ان کے مؤلفات کے علاوہ بھی اس موضوع پر بہت سے رسائل لکھے گئے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ جب کسی خاص ماحول کی وجہ سے وضع حدیث کے دواعی پیدا ہو گئے ہیں تو اس دور کی حدیثوں پر محدثین کی نظریں بھی ہمیشہ سخت ہو گئی ہیں اور اس لئے بعض صحیح حدیثیں بھی مشتبہ ہو گئیں جیسا کہ بنی امیہ کے دور میں فضائل اہل بیت کی بہت سی حدیثیں مشتبہ ہو گئی تھیں پھر جب محدثین نے ان کو چھانٹنا شروع کیا تو بعض متشدد نظروں میں اچھی خاصی حدیثیں بھی اس کے لپیٹ میں آ گئیں۔ آخر جب اس فضا سے ہٹ کر علماء نے دوبارہ اس پر نظر ڈالی تو انہوں نے بہت سی ساقط شدہ حدیثوں میں کوئی سقم نہ پایا اور آخر ان کو قبول کیا۔ اسی طرح یہاں بھی چونکہ ایک فرقے نے محمد بن حسن عسکری کے مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کر دیا تو پھر وہی وضع حدیث کے جذبات ابھرے اور جب علماء نے غلط ذخیرہ کو ذرا تشدد کے ساتھ الگ کرنے کا ارادہ کیا تو لازمی طور پر یہاں بھی کچھ حدیثیں اس کی زد میں آ گئیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس باب کی صریح حدیثوں میں کوئی حدیث بھی صحیحین کی نہ تھی، گو صحت کے لئے صحیحین کی حدیث ہونا کسی کے نزدیک بھی شرط نہیں اس لئے محدثانہ ضابطہ کے مطابق نقد و تبصرہ کو یہاں کچھ نہ کچھ وسعت مل گئی۔ لیکن یہ بات کچھ اسی باب کی حدیثوں ہی کے ساتھ خاص نہیں ہر کتاب پر شیخین کی کتابوں کے سوا جب صرف ضابطہ کی تنقید شروع کر دی جائے اور صرف راویوں پر جرح و تعدیل کو لے کر اس باب کے دیگر امور مہمہ کو نظر انداز کر ڈالا جائے تو پھر نقد کرنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ اس تشدد و افراط کا ثمرہ گو وقتی طور پر کچھ مفید ہو تو ہو لیکن دوسری طرف اس کا نقصان بھی ضرور ہوتا ہے اور وقتی فتنے ختم ہو جانے کے بعد آئندہ امت کی نظروں میں یہ اختلاف اچھی حدیثوں میں بھی شک و تردد کا موجب بن جاتا ہے۔ یہاں جب آپ خارجی

عوارض اور ماحول کے خاص حالات سے علیحدہ ہو کر نفس مسئلہ کی حیثیت سے اس موضوع کی احادیث پر نظر فرمائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ امام مہدی کا تذکرہ سلف سے لے کر محدثین کے دور تک ہمیشہ بڑی اہمیت کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔

محقق ابن خلدون کے کلام کو جہاں تک ہم نے سمجھا ہے اس کا خلاصہ تین باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) جرح و تعدیل میں جرح کو ترجیح ہے (۲) امام مہدی کی کوئی حدیث صحیحین میں موجود نہیں (۳) اس باب کی جو صحیح حدیثیں ہیں ان میں امام مہدی کی تصریح نہیں۔

فن حدیث کے جاننے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ تینوں باتیں کچھ وزن نہیں رکھتیں کیونکہ ہمیشہ اور ہر جرح کو ترجیح دینا یہ بالکل خلاف واقع ہے چنانچہ خود محقق موصوف کو جب اس کا تنبہ ہوا کہ اس قاعدے کے تحت تو صحیحین کی حدیثیں بھی مجروح ہوئی جاتی ہیں تو اس کا جواب انہوں نے صرف یہ دے دیا ہے کہ یہ حدیثیں چونکہ علماء کے درمیان مسلّم ہو چکی ہیں اس لئے وہ مجروح نہیں کہی جا سکتیں مگر سوال تو یہ ہے کہ جب قاعدہ یہ ٹھہرا تو پھر علماء کو وہ مسلّم ہی کیوں ہوئیں؟

رہا امام مہدی کی حدیثوں کا صحیحین میں مذکور نہ ہونا تو یہ اہل فن کے نزدیک کوئی جرح نہیں ہے خود ان ہی حضرات کا اقرار ہے کہ انہوں نے جتنی صحیح حدیثیں ہیں وہ سب کی سب اپنی کتابوں میں درج نہیں کیں اس لئے بعد میں ہمیشہ محدثین نے مستدرکات لکھی ہیں۔ اب رہی تیسری بات تو یہ دعویٰ بھی تسلیم نہیں کہ صحیح حدیثوں میں امام مہدی کا نام مذکور نہیں ہے۔ کیا وہ حدیثیں جن کو امام ترمذی و ابوداؤد وغیرہ جیسے محدثین نے صحیح و حسن کہا ہے صرف محقق موصوف کے بیان سے صحیح ہونے سے خارج ہو سکتی ہیں۔ دوم یہ کہ جن حدیثوں کو محقق موصوف نے بھی صحیح تسلیم کر لیا ہے اگر وہاں ایسے قوی قرائن موجود ہیں جن سے اس شخص کا امام مہدی ہونا تقریباً یقینی ہو

جاتا ہے تو پھر امام مہدی کے لفظ کی تصریح ہی کیوں ضروری ہے۔ سوم یہاں اصل بحث مصداق میں ہے مہدی کے لفظ میں نہیں پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک خلیفہ ہونا اور ایسی خاص صفات کا حامل ہونا جو بقول روایت عمر بن عبدالعزیز جیسے شخص میں بھی نہ تھیں ثابت ہے تو بس اہل سنت کا مقصد اتنی بات سے پورا ہو جاتا ہے کیونکہ مہدی تو صرف ایک لقب ہے علم اور نام نہیں اور یہ آپ ابھی معلوم کر چکے ہیں کہ مہدی کا لفظ بطور لقب دوسرے اشخاص پر بھی اطلاق کیا گیا ہے اگرچہ سب میں کامل مہدی وہی ہیں جن کا ظہور آئندہ زمانے میں مقدر ہے۔ یہ ایسا سمجھئے جیسا دجال کا لفظ، حدیثوں میں ستر مدعیان نبوت کو دجال کہا گیا ہے مگر دجال اکبر وہی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ ہاں اس لقب کی زد اگر پڑتی ہے تو ان اصحاب پر پڑتی ہے جو مہدی کے ساتھ ساتھ کسی قرآن کے منتظر بیٹھے ہیں۔ محقق موصوف کی پوری بحث پڑھنے کے بعد یہ یقین ہو جاتا ہے کہ محقق موصوف کی اصل نظر اسی فتنہ کی طرف ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ حدیثوں سے کسی ایسے مہدی کا وجود ثابت نہ ہو جس پر ایمان وقرآن کا دار و مدار ہو، اور جیسا کہ نقد وتبصرہ کے وقت ہر شخص اپنے طبعی اور علمی تاثرات سے بمشکل بری رہ سکتا ہے اسی طرح محقق موصوف بھی یہاں اس سے بچ نہیں سکے اور فن تاریخ کی سب سے کٹھن منزل یہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث پر کلام کرتے ہوئے بڑے سے بڑے علماء کی توثیق نقل کرنے کے بعد بھی ان کا رجحان طبع انہیں علماء کی جانب رہا ہے جنہوں نے کوئی نہ کوئی جرح ان حدیثوں میں نکال کھڑی کی ہے اور صرف جرح کے مقدم ہونے کو ایک قاعدہ کلیہ بنا کر بس اسی سے کام لیا ہے۔ اگر محقق موصوف جرح کے اسباب و مراتب پر غور فرما لیتے تو شاید ہر مقام پر ان کا رجحان اس طرف نہ رہتا۔

اسم المهدی و نسبه و حلیة الشریفه

(۱۵۶۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ قَالَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاُمِّ سَلَمَۃَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قُلْتُ وَاَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَسَکَتَ عَنْہُ ھُوَ وَالْمُنْذِرِیُّ وَابْنُ الْقَیِّمِ وَقَالَ الْحَاکِمُ رَوَاہُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَۃُ وَزَائِدَہ وَغَیْرُھُمْ مِّنْ اَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ وَ طُرُقُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ کُلُّھَا صَحِیْحَۃٌ.

(۱۵۶۷) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ لَوْلَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَلِیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

(۱۵۶۸) عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِہِ الْحَسَنِ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ

امام مہدی کا نام ونسب اوران کا حلیفہ شریف

(۱۵۶۶) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا۔ جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو جو میرے ہم نام ہوگا۔ (ترمذی شریف)

(۱۵۶۷) ابوہریرہؓ سے روایت ہے اگر دنیا کے خاتمہ میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اور دراز فرمادے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا حاکم ہوکر رہے گا۔ (ترمذی شریف)

(۱۵۶۸) حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ فرزند سید ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا ہے اور اس کی نسل

يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ لَا بَاْسَ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِهٖ خَطَأٌ وَّقَالَ الذَّهَبِيُّ صَدُوْقٌ لَهٗ اَوْهَامٌ وَاَمَّا اَبُوْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيُّ فَرِوَايَتُهٗ عَنْ عَلِيٍّ مُنْقَطِعَةٌ .

(۱۵۶۹) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَّ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا . رواه ابو داؤد وَفِيْ اِسْنَادِهٖ فطرُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْكُوْفِيُّ وَثَّقَهٗ اَحْمَدُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَالنَّسَائِيُّ وَالْعِجْلِي وَابْنُ سَعْدٍ وَالسَّاجِي وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ صَالِحُ الْحَدِيْثِ وَ اَخْرَجَ لَهٗ الْبُخَارِيُّ فَالْحَدِيْثُ قَوِيٌّ .

(۱۵۷۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا وہ عادات میں آپؐ کے مشابہ ہوگا لیکن صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد ان کے عدل و انصاف کا حال ذکر فرمایا۔ (ابوداؤد)

(۱۵۶۹) حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہے ''اگر قیامت میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ضرور ایک شخص کو کھڑا کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے پھر اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ اس سے قبل ظلم سے بھر چکی ہوگی''۔ (ابوداؤد)

(۱۵۷۰) سعید بن المسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہؓ کے پاس حاضر تھے۔ ہم نے امام مہدی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اَلْمَهْدِیُّ مِنْ وُّلْدِ فاطِمَةَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِیْهِ عَلِیُّ بْنُ النُّفَیْلِیُّ الْهِنْدِیُّ، قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ لَا بَاسَ بِهٖ اَخْرَجَ لَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ کَذَا فِی الْاِذَاعَةِ .

(۱۵۷۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِیٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ وَالْمَهْدِیُّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِی الزَّوَائِدِ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَعَلِیُّ بْنُ زِیَادٍ لَمْ اَرَمَنْ وَّثَقَهٗ وَلَا مَنْ جَرَحَ وَبَاقِیْ رِجَالُ اِسْنَادِہٖ مُوَثَّقُوْنَ وَرَاجِعْ لَهُ الْاِذَاعَةِ .

(۱۵۷۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْهَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَیَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ. (رواہ ابوداؤد) قال منذری فی اسنادہ عمران القطان و ھو ابو العوام عمران بن داور القطان البصری استشهدبه البخاری ووثقه عفان بن مسلمه و احسن

خود سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ امام مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں ہوں گے۔

(ابن ماجہ)

(۱۵۷۱) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میںؐ، حمزہؓ، علیؓ، جعفرؓ، حسنؓ، حسینؓ اور مہدی (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ (ابن ماجہ)

(۱۵۷۲) ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہوگا جس کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی اور جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جب کہ اس وقت وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی ان کی حکومت

عليه الثناء يحيى بن سعيد القطان .

(۱۵۷۳) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ بُعُوْثٌ كَثِيْرَةٌ فَكُوْنُوْا فِیْ بَعْثِ خُرَاسَانَ رَوَاهُ بْنُ عَدِیٍّ وَابْنُ عَسَاكِرٍ وَالسُّيُوْطِیُّ فِی الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ .

(۱۵۷۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَأَيَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّ هَاشِیٌّ حَتّٰى تُنْصَبُ بِاِيْلِيَاءَ رواه الترمذی.

(۱۵۷۵) عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ رَأَيَاتٌ سُوْدٌ لِبَنِی الْعَبَّاسِ ثُمَّ يَمْكُثُوْنَ مَاشَاءَ

سات سال تک رہے گی۔ (ابوداؤد)

(۱۵۷۳) بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بہت سے لشکر ہوں گے تم اس لشکر میں شامل ہونا جو خراسان سے آئے گا (ابن عدی)

(۱۵۷۴) ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خراسان کی طرف سے سیاہ سیاہ جھنڈے آئیں گے کوئی طاقت ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت مقدس میں نصب کر دیئے جائیں گے (ترمذی شریف)

(۱۵۷۵) سعید بن المسیبؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۵۷۴) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ سیاہ جھنڈے وہ نہیں ہیں جو ایک مرتبہ ابو مسلم خراسانی لے کر آیا تھا جس نے بنو امیہ کا ملک چھین لیا تھا بلکہ یہ دوسرے ہیں جو امام مہدی کے عہد میں ظاہر ہوں گے کذا فی الحاوی ۲/۶۰ نعیم بن حماد حضرت حمزہؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈے چھوٹے چھوٹے ہوں گے حاوی ۲/۶۸، ۶۹

اللّٰہُ ثُمَّ تَخْرُجُ رَأْیَاتٌ صِفَارٌ تُقَاتِلُ رَجُلًا مِنْ وُلْدِاَبِیْ سُفْیَانَ وَاَصْحَابِہٖ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یُؤَدُّوْنَ الطَّاعَۃَ لِلْمَھْدِیِّ . کذافی الحاوی ۲/ ۶۹
وَفِیْہِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ قَالَ تَخْرُجُ رَأْیَاتٌ سُوْدٌ لِبَنِی الْعَبَّاسِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ اُخْرٰی سُوْدٌ قَلَانِسُھُمْ وَثِیَابُھُمْ بِیْضٌ عَلٰی مُقَدِّمَتِھِمْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ شُعَیْبُ بْنُ صَالِحٍ مِنْ تَمِیْمٍ یَھْزِمُوْنَ اَصْحَابَ السُّفْیَانِیْ الخ ۲/ ۶۸

فرمایا مشرق کی سمت ایک مرتبہ بنوالعباس سیاہ جھنڈے لے کر نکلیں گے پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا رہیں گے۔ اس کے بعد پھر چھوٹے چھوٹے جھنڈے نمودار ہوں گے جو ابوسفیان کی اولاد اور اس کے رفقاء کے ساتھ جنگ کریں گے اور مہدی کی تابعداری کریں گے۔

ظهور المهدی و مبایعة

اهل مکة ایاه بین الرکن و المقام

(۱۵۷۶) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَاْتِیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ کَارِهٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَأَالنَّاسُ ذَالِکَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

امام مہدی کا ظہور اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل مکہ کی ان سے بیعت

(۱۵۷۶) حضرت ام سلمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ ایک خلیفہ کے انتقال کے بعد کچھ اختلاف رونما ہوگا اس وقت ایک شخص مدینہ کا باشندہ بھاگ کر مکہ مکرمہ آئے گا، مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو مجبور کر کے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کرلیں گے پھر شام سے اس کے مقابلے کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان

(۱۵۷۶) ابوداؤد نے اس روایت کو امام مہدی کے باب میں ذکر فرمایا ہے اور امام ترمذی نے جب امام مہدی کی حدیثیں روایت کرنے والے صحابہ کے اسماء شمار کرائے ہیں تو انہوں نے بھی حضرت ام سلمہؓ کی اس روایت کی طرف اشارہ فرمایا ہے نیز اس باب کی دوسری حدیثوں پر نظر کر کے یہ جزم حاصل ہو جاتا ہے کہ اس روایت میں اگرچہ اس شخص کا نام مذکور نہیں مگر یقیناً وہ امام مہدی ہی ہیں کیونکہ مجموعی لحاظ سے یہ وہی اوصاف ہیں جو امام مہدی میں ہوں گے اور اسی وجہ سے ابوداؤد نے اس حدیث کو امام مہدی کی حدیثوں کے باب میں درج فرمایا ہے۔ ابن خلدون بھی اس پر کوئی خاص جرح نہ کرسکا صرف یہ کہہ سکا کہ اس روایت میں امام مہدی کا نام مذکور نہیں۔

فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذَالِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّتِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يَتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ . رواه ابو داؤد والحديث اَدْخَلَهُ اَبُوْ دَاوُدَ فِيْ بَابِ الْمَهْدِيِّ وَاَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِي بِمَا "فِي الْبَابِ" وَالْحَدِيْثُ سَكَتَ عَنْهُ اَبُوْ دَاوُدَ ثُمَّ الْمُنْذِرِيُّ وَابْنُ الْقَيِّمِ . وَفِي الْاِذَاعَةِ رِجَالُهُ رِجَالُ الصحيحين لَا مَطْعَنَ فِيْهِمْ وَلَا مَغْمَزَ . العون ۴/۱۷۶ .

(۱۵۷۷) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاءً يَلْجَاءُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ

ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا جب لوگ ان کی یہ کرامت دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں بھی آ آ کر ان سے بیعت کریں گی اس کے بعد پھر قریش میں ایک شخص ظاہر ہوگا جس کے ماموں قبیلہ کلب کے ہوں گے وہ ظاہر ہو کر ان کے مقابلہ کے لئے لشکر بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کو (امام مہدی کو) ان کے اوپر غالب فرمائے گا اور یہ بنو کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو اس قبیلہ کلب کی غنیمت میں شریک نہ ہو، کامیابی کے بعد وہی شخص اس مال کو تقسیم کرے گا اور سنت کے مطابق لوگوں سے عمل کرائے گا اور اس کے عہد میں تمام روئے زمین پر اسلام ہی اسلام پھیل جائے گا اور سات برس تک وہ زندہ رہے گا اس کے بعد اس کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان اس کی نماز پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

(۱۵۷۷) ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا

فَیَبعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَأُ بِہٖ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِھَا شَیْئًا اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِھَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَاءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذَالِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْتِسْعَ سِنِیْنَ . (رواہ الحاکم فی مستدرکہ کما فی المشکوٰۃ)

(۱۵۷۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْا اَقْبَلَ فِتْیَۃٌ مِّنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ فَلَمَّا رَأٰھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاہُ وَتَغَیَّرَ لَوْنُہٗ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرٰی فِیْ وَجْھِکَ شَیْئًا نَکْرَھُہٗ فَقَالَ اِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ اِخْتَارَ اللّٰہُ لَنَا الْاٰخِرَۃَ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنَّ اَھْلَ

فرمائے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے پھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے، اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہے گا۔ (مستدرک)

(۱۵۷۸) عبداللہ بیان فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آپ کے سامنے آئے جب آپ نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کیا بات ہے آپؐ کے چہرہ مبارک پر وہ آثار غم دیکھتے ہیں جس سے ہمارا دل آزردہ ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا ہمارے گھرانوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا

بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَّتَشْدِيْدًا وَّتَطْرِيْدًا حَتّٰى يَاتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ فَيَسْأَلُوْنَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيُقَاتِلُوْنَ فَيُنْصَرُوْنَ فَيُعْطَوْنَ مَاسَئَلُوْا فَلَا يَقْبَلُوْنَهُ حَتّٰى يَدْفَعُوْهَا اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُهَا جَوْرًا فَمَنْ اَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْحَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه قَالَ السندهي الظاهر اَنَّهُ اِشَارَةٌ اِلَى الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُوْدِ وَلِذَالِكَ ذكر الْمُصَنِّفُ هٰذَا الْحَدِيْث فِي هٰذَا الْبَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ. وَفِي الزَّوَائِدِ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ لِضُعْفِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادِ الْكُوْفِيِّ لٰكِنْ لَمْ يَنْفَرِدْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَقَدْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيْقِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ وَرَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ فِي الْحَاوِى ص ٦٠ بِرِوَايَةِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ وَاَبِي نُعَيْمٍ وَفِي اٰخِرِهٖ فَاِنَّهُ الْمَهْدِيُّ.

کی بجائے آخرت عنایت فرمائی ہے، میرے بعد میرے اہل بیت کو بڑی آزمائشوں کا سابقہ پڑے گا ہر طرف سے بھگائے اور نکالے جائیں گے یہاں تک کہ ایک قوم مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے لئے ہوئے آئے گی میرے اہل بیت ان سے طالبِ خیر ہوں گے لیکن وہ ان کو نہیں دیں گے اس پر سخت جنگ ہوگی آخر وہ شکست کھائیں گے اور جو ان سے طلب کیا تھا پیش کریں گے مگر وہ اس کو قبول نہ کرسکیں گے آخر کار وہ ان جھنڈوں کو ایک ایسے شخص کے حوالہ کریں گے جو میرے اہل بیت سے ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے پھر اسی طرح بھردے گا جیسا لوگوں نے اس سے قبل ظلم وتعدی سے بھر دیا ہوگا لہٰذا تم میں سے جس کو اس کا زمانہ ملے وہ ضرور اس کے ساتھ ہوجائے اگر چہ اس کو برف پر گھسٹ کر چلنا پڑے۔ (ابن ماجہ)

(۱۵۷۹) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْتَلُ عِنْدَ کَنْزِکُمْ ثَلَاثَۃٌ کُلُّھُمْ ابْنُ خَلِیْفَۃٍ ثُمَّ لَا یَصِیْرُ اِلٰی وَاحِدٍ مِّنْھُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّایَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَیَقْتُلُوْنَکُمْ قَتْلًا لَمْ یُقْتَلْہُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَکَرَ شَیْئًا لَا اَحْفَظُہٗ فَقَالَ اِذَا رَأَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ (رواہ ابن ماجہ) قَالَ السندھی اَخْرَجَہٗ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سُفْیَانَ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ کِتَابِ الْمَھْدِی مِنْ طَرِیْقِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سُوَیْدِ الشَّامِی فِی الزَّوَائِدِ ھٰذَا اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ وَ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ.

(۱۵۸۰) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ جَائَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْھَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ

(۱۵۷۹) ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بڑھاپے میں تین آدمی خلفاء کی اولاد میں سے قتل ہوں گے پھران کے خاندان میں کسی کو امارت نہیں ملے گی پھر مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے نمایاں ہوں گے اور تم کو اس بری طرح سے قتل کریں گے کہ کسی نے اس طرح قتل عام نہ کیا ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ اور بیان فرمایا جو مجھ کو یاد نہیں ہے پھر فرمایا جب اس شخص کو تم دیکھو تو اس سے بیعت کر لینا اگر چہ برف کے اوپر گھسٹ کر چلنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا (ابن ماجہ)۔

(۱۵۸۰) ثوبانؓ جو آنحضرتﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم دیکھو کہ سیاہ جھنڈے خراسان کی جانب سے آرہے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا اگر چہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چلنا

رَوَاہ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ وَسَنَدُهٗ صَحِیْحٌ کَذَافِی الْاِذَاعَة ص ٦٨

(١٥٨١) عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصَرَ فَسَبْعٌ وَّاِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْهِ نِعْمَةً لَّمْ یَنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ . تُؤْتِی الْاَرْضُ اُکُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَیْئًا . وَالْمَالُ یَوْمَئِذٍ کُدَاسٌ . یَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ فَیَقُوْلُ خُذْ. (رواه الحاکم فی المستدرک و اخرج حدیث ابی سعید من طرق متعددة و حکم علی بعضها بانه علی شرطا لشخین و رواه ابن ماجه و فیه زید العمی ج ۴/ص ۵۵۸)

(١٥٨٢) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیَّ یَخْرُجُ

ہی کیوں نہ پڑے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہوگا (احمد وبیہقی)۔

(۱۵۸۱) ابو الصدیق ناجی بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھدے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں ناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔ (مستدرک)

(۱۹۸۲) ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وقوع حوادث کے خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو پانچ یا سات یا نو تک حکومت

يَعِيْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْتِسْعًا زَيْدُ نِ الشَّاكُّ، قَالَ قُلْنَا وَمَاذَاكَ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْئُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَامَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ، اَعْطِنِيْ قَالَ فَيُحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَااسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ . رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن و قدروی من غیروجه عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم و ابو الصدیق النّاجی اسمه بکر بن عمرو و یقال بکر بن قیس . و فی اسناده زید العمی و ردی البزار نحوه و رجاله ثقات کما فی الاذاعة. (ترمذی ۲/۴۶)

(۱۵۸۳) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِي الْمَهْدِيُّ . يَسْقِيْهِ اللّٰهُ الْغَيْثَ وَتَخْرُجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْاُمَّةُ وَيَعِيْشُ سَبْعًا اَوْثَمَانِيًا يَعْنِيْ حِجَجًا . (اخرجه الحاکم فی المستدرک و فیه سلیمان

کرے گا (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا سال۔ ان کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آکر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھ کو کچھ دیجئے مجھ کو کچھ دیجئے یہ کہتے ہیں کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کو اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا اس سے اٹھ سکے گا (ترمذی)۔

(۱۹۸۳) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک شخص مہدی ظاہر ہوگا جس کے دور میں اللہ تعالیٰ خوب بارش نازل فرمائے گا اور زمین کی پیداوار بھی خوب ہوگی اور مال حصہ رسد سب کو برابر تقسیم کرے گا اور مویشیوں کی کثرت ہو جائے گی اور امت کو بہت عظمت حاصل ہوگی۔ سات یا آٹھ سال تک اسی فراوانی سے رہے گا، راوی کہتا ہے کہ سات یا آٹھ سے آپ کی مراد ''سال'' تھے۔

بن عبید ذکرہٗ ابن حبان فی الثقات ولم یروان احد اتکلم فیہ ۔ کذا فی الاذاعۃ.

(۱۵۸۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُبَشِّرُکُمْ بِالْمَهْدِیِّ یُبْعَثُ عَلٰی اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ یَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا قِیْلَ مَاصِحَاحًا؟ قَالَ بِالسَّوِیَّةِ بَیْنَ النَّاسِ وَیَمْلَأُ قُلُوْبَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) غِنًی وَ یَسَعُهُمْ عَدْلُہٗ حَتّٰی یَأْمُرَ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ مَنْ لَہٗ فِیْ مَالٍ حَاجَةٌ لَّحُمَا یَقُوْمُ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ ۔ فَیَکُوْنُ کَذَالِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ ۔ قال السیوطی فی الحاوی رواہ احمد فی سندہ و ابویعلی بسندٍ جیّدٍ ۔ وفی الاذاعۃ رجالھما ثقات ۔

(۱۵۸۴) ابوسعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ''میں تم کو مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو ایسے زمانے میں ظاہر ہوں گے جب کہ لوگوں میں بڑا اختلاف ہوگا اور بڑے زلزلے آئیں گے وہ آکر پھر زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ وہ اس کی آمد سے قبل ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ آسمان کے فرشتے اور زمین کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے اور مال تقسیم کریں گے صحاحا۔ سوال کیا گیا صحاح کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ سب میں برابر (مال تقسیم کریں گے) اور امت محمدیہ کے دل غنا سے بھر دیں گے اس کا انصاف بلاتخصیص سب میں عام ہوگا (اس کے زمانے میں فراغت کا یہ عالم ہوگا کہ) وہ ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیں گے وہ اعلان کرے گا، کسی کو مال کی ضرورت باقی ہے؟ تو صرف ایک شخص کھڑا ہوگا اسی حالت پر سات سال کا عرصہ گذرے گا۔ (احمد، ابویعلی)

(۱۵۸۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَلِیْلِیْ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ عَلَیْهِمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَیَضْرِبُهُمْ حَتّٰی یَرْجِعُوْا اِلَی الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ وَکَمْ یَمْلِکُ قَالَ خَمْسًا وَّاِثْنَیْنِ قَالَ قُلْتُ وَمَا خَمْسًا وَّ اِثْنَیْنِ . قَالَ لَا اَدْرِیْ . اخرجه ابویعلی و فیه الرجا ابن الرجا. و ثقهٔ ابو زرعة . ابن معین . و بقیة رجاله ثقات . قاله الشوکانی کذافی الاذاعة .

(۱۵۸۶) عَنْ یُسَیْرِبْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِیْحٌ حَمْرَاءُ بِالْکُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَیْسَ لَهٗ هِجِّیْرٰی اِلَّا یَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ جَاءَ تِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی لَا یُقْسَمُ مِیْرَاثٌ وَلَا یُفْرَحُ بِغَنِیْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَالشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ یَجْمَعُوْنَ

(۱۵۸۵) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا (ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہو۔ وہ اہل دنیا کو زبردستی راہ حق پر قائم کرے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا اسکی حکومت کتنے دن قائم رہے گی انہوں نے فرمایا پانچ اور دو (یعنی سات) یہ کہتے ہیں میں نے پوچھا ۵ اور ۲ کیا؟ انہوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا (کہ مراد سات سال تھے یا مہینے۔ گزشتہ روایات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ یہاں سال ہی مراد ہیں)۔ (مسند ابویعلی)

(۱۵۸۶) یسیر بن جابر سے روایت ہے کہ ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبداللہ بن مسعودؓ قیامت آئی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور مال غنیمت سے کچھ خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی

لِاَهْلِ الشَّامِ وَ يَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالُ رِدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو مال غنیمت کی کیا خوشی ہوگی) پھر شام کے ملک کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور کہا (نصاریٰ) دشمن مسلمانوں سے جنگ کے لئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لئے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے آپ کی مراد نصاریٰ ہیں؟ انہوں نے فرمایا ''ہاں'' اور اس وقت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کی شرط لگا کر آگے بڑھے گا یعنی اس قصد سے لڑے گا کہ مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے پھر دونوں لشکروں میں جنگ ہوگی یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لئے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب مارا جائے گا) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کے لئے اور غالب ہونے کے لئے جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی یہاں تک کہ رات ہو جائے گی پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائے گا پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے

كُلٌّ غَيرُ غَالِبٍ وَتفنَى الشُّرطَةُ فَاِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ اِلَيهِم بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّابِرَةَ عَلَيهِم فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً اَمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مثلهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنْبَاتِهِم فَمَا يَخْلِفُهُم حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيُتَعَادُ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيِّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذَالِكَ اِذْ سَمِعُوْا بَبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ هُمُ الصَّرِيْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَّفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَافِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيَقْبَلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ

بڑھائیں گے، مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی پھر دونوں کی طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا جو جتنے مسلمان باقی رہ جائیں گے وہ سب آگے بڑھیں گے، اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہ دیکھی ہوگی (راوی کو لفظ میں شک ہے) یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کی نعشوں سے پرواز کرے گا پر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گر جائے گا (یعنی اس کثرت کے ساتھ لاشیں ہی لاشیں ہو جائیں گی) اور جب ایک داد کی اولاد کی مردم شماری کی جائے گی تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جا چکے ہوں گے اور صرف ایک بچا ہوگا ایسی حالت میں کون سے مال غنیمت سے خوشی ہوگی اور کونسا ترکہ تقسیم ہوگا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے اور وہ یہ کہ شور مچے گا کہ ان کے بال بچوں میں دجال آ گیا ہے، یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا سب چھوڑ کر روانہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو لین ڈوری کے طور پر روانہ کریں گے (تاکہ دجال کی خبر کی تحقیق کر کے لائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے

فُوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَ هُمْ وَ اَسْمَاءَ اٰبَاءِ هِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ . (رواہ مسلم)

(۱۵۸۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ

گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں وہ اس وقت تمام روئے زمین کے بہتر سوار ہوں گے یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے (مسلم شریف)

(۱۵۸۷) ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے وہ شہر سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟ ہم نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سنا ہے۔ آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار مسلمان اس پر چڑھائی نہ

(۱۵۸۷) دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے۔ یہاں نعرہ تکبیر سے شہر کے فتح ہو جانے پر تعجب کرنے والے مسلمان ذرا غور وفکر کے ساتھ ایک بار اپنی گذشتہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی فتوحات کی تاریخ اس قسم کے عجائبات سے معمور ہے اور سچ یہ ہے کہ اگر اس قسم کی غیبی امدادیں ان کے ساتھ نہ ہوتیں تو اس زمانے میں جب کہ نہ دخانی جہاز تھے نہ فضائی طیارے اور نہ موٹر، پھر ربع سکوں میں اسلام کو پھیلا دینا یہ کیسے ممکن تھا آج جب کہ مادی طاقتوں نے سیر وسیاحت کا مسئلہ بالکل آسان کر دیا ہے جس حصہ زمین میں ہم پہنچتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔ علاء بن حضرمی صحابی اور ابو مسلم خولانی کا معہ اپنی فوج کے سمندر کو خشکی کی طرح عبور کر جانا تاریخ کا واقعہ ہے، خالد بن ولید کے سامنے مقام حیرہ میں زہر کا پیالہ پیش ہونا اور ان کا بسم اللہ کہہ کر نوش کر لینا اور اس کا نقصان نہ کرنا بھی تاریخ کی ایک حقیقت ہے۔ سفینہ (آپ کے غلام کا نام ہے) کا روم میں ایک جگہ گم ہو جانا اور ایک شیر کا گردن جھکا کر ان کو لشکر تک پہنچانا اور حضرت عمرؓ کا مدینہ میں منبر پر اپنے جنرل ساریہ کو آواز دینا اور مقام نہاوند میں ان کا سن لینا اور حضرت عمرؓ کے خط سے دریائے نیل کا جاری ہو جانا یہ تمام تاریخ کے مستند حقائق ہیں ان واقعات کے سوا جو بسلسلہ سند ثابت ہیں ہندوستان کے بہت سے عجیب واقعات ایسے بھی ثابت ہیں جن میں سے کسی کی شہادت کو انگریزوں کی زبان سے ثابت ہے۔

اِسۡحَاقَ فَاِذَا جَاؤُهَا نَزَلُوۡا فَلَمۡ یُقَاتِلُوۡ بِسَلَاحٍ وَلَمۡ یَرۡمُوۡا بِسَهۡمٍ قَالُوۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ فَیَسۡقُطُ اَحَدُ جَانِبَیۡهَا قَالَ ثَوۡرُ ابۡنُ یَزِیۡدَ الرَّاوِیۡ لَا اَعۡلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیۡ فِی الۡبَحۡرِ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ فَیَسۡقُطُ جَانِبُهَا الۡاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمۡ فَیَدۡخُلُوۡنَهَا فَیَغۡنِمُوۡنَ فَبَیۡنَاهُمۡ یَقۡتَسِمُوۡنَ الۡمَغَانِمَ اِذۡجَاءَ هُمُ الصَّرِیۡخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدۡ خَرَجَ فَیَتۡرُکُوۡنَ کُلَّ شَیۡءٍ وَیَرۡجِعُوۡنَ (رواہ مسلم)

(۱۵۸۸) عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَخِیۡسُ الرُّوۡمُ عَلٰی وَالٍ مِنۡ عِتۡرَتِیۡ یُوَاطِئُ اِسۡمُهٗ اِسۡمِیۡ فَیَقۡتَتِلُوۡنَ بِمَکَانٍ یُقَالُ لَهُ الۡعَمَاقُ فَیَقۡتَتِلُوۡنَ فَیُقۡتَلُ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ الثُّلُثُ اَوۡ نَحۡوَ ذٰلِکَ ثُمَّ

کریں جب وہ اس شہر کے پاس جا کر اتریں گے تو یہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے نہ کوئی تیر چلائیں گے بلکہ ایک نعرہ تکبیر لگائیں گے جس کی برکت سے شہر کی ایک جانب گر پڑے گی تو ابن یزید جو اس حدیث کا ایک راوی ہے کہتا ہے کہ جہاں تک مجھے یاد ہے مجھ سے بیان کرنے والے نے اس جانب کے متعلق یہ بیان کیا تھا کہ وہ جانب سمندر کے رخ والی ہوگی اس کے بعد پھر دوبارہ نعرہ تکبیر لگائیں گے تو اس کی دوسری جانب بھی گر جائے گی، اس کے بعد جب تیسری بار نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو دروازہ کھل جائے گا اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ اس درمیان میں کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ آواز آئے گی دیکھو وہ دجال نکل پڑا، یہ سنتے ہی وہ سب مال و متاع چھوڑ کر لوٹ پڑیں گے۔ (مسلم)

(۱۵۸۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رومی میرے خاندان کے ایک ولی سے عہد شکنی کریں گے جس کا نام میرے ہی نام کی طرح ہوگا پھر وہ عماق نامی جگہ پر جنگ کریں گے اور مسلمانوں کا تہائی لشکر یا تقریباً اتنا ہی شہید کر دیا جائے گا۔ پھر دوسرے دن جنگ کریں گے اور اتنی ہی مقدار

يَقْتَتِلُوْنَ الْيَوْمَ الْاٰخَرَ فَيُقْتَلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ نَحْوُ ذٰلِكَ ثُمَّ يَقْتَتِلُوْنَ الثَّالِثَ فَيَكُرُّوْنَ اَهْلَ الرُّوْمِ فَلَا يَزَالُوْنَ حَتّٰى يَفْتَحُوْنَ الْقُسْطَنْطِنِيَةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ فِيْهَا بِالْاَتْرَاسِ اِذْ اَتَاهُمْ صَارِخٌ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ ذَرَارِيِّكُمْ . اخرجه الخطيب في المتفق والمفترق كذافي الاذاعة ٦٢

(۱۵۸۹) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا قَالَ سَتَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّوْمِ اَرْبَعُ هُدَنٍ يَوْمُ الرَّابِعَةِ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ هَارُوْنَ يَدُوْمُ سَبْعَ سِنِيْنَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ مِنْ وُلْدِيْ اِبْنُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَاَنَّ وَجْهَهٗ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فِيْ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ خَالٌ اَسْوَدُ عَلَيْهِ عَبَايَتَانِ قَطْوَانِيَّتَانِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يَمْلِكُ عَشْرَ سِنِيْنَ يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوْزَ وَ يَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ (رواه الطبرانی كما فی الكنز ۷/۱۸۷)

شہید کر دی جائے گی پھر تیسرے دن جنگ کریں گے اور مسلمان پلٹ کر رومیوں پر حملہ آور ہوں گے اور جنگ کا یہ سلسلہ قائم رہے گا حتی کہ وہ قسطنطنیہ فتح کرلیں گے پھر اس دوران میں کہ وہ ڈھالیں بھر بھر کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز لگانے والا یہ آواز لگائے گا کہ دجال تمہاری اولاد کے پیچھے لگ گیا ہے۔

(۱۵۸۹) ابو امامہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہارون سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا آپ نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اسکے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا (طبرانی)۔

(۱۵۹۰) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ. مَوْتِیْ. ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوْتَانٌ یَاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ. ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَا یَبْقٰی بَیْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ھُدْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدُرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا.

(رواہ البخاری)

(۱۵۹۰) عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ چمڑے کے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ باتیں گن رکھو سب سے پہلے میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح پھر تم میں عام موت ظاہر ہوگی جس طرح کہ بکریوں میں وبائی مرض پھیل جائے (اور ان کی تباہی کا باعث بن جائے) پھر مال کی بہتات ہوگی حتی کہ ایک شخص کو سو سو دینار دیئے جائیں گے اور وہ خوش نہ ہوگا پھر فتنہ وفساد پھیل پڑے گا اور عرب کا کوئی گھر اس سے باقی نہ رہے گا پھر صلح کی زندگی ہوگی اور یہ تمہارے اور بنی الاصفر (رومی) کے درمیان قائم رہے گی پھر وہ تم سے عہد شکنی کریں گے اور اسی جھنڈوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔

(۱۵۹۰) اس حدیث میں قیامت سے قبل چھ علامات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی تعین میں اگرچہ بہت کچھ اختلافات ہیں اور ان کے ابہام کی وجہ سے ہونے چاہئیں لیکن یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حدیث مذکور کے بعض الفاظ حضرت امام مہدی کیم دج کی علامات سے اتنے ملتے جلتے ہیں کہ اگر انکو ادھر ہی اشارہ قرار دے دیا جائے تو ایک قریبی احتمال یہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس لئے اس حدیث کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بحث میں لکھ دیا گیا ہے۔ یہ لحاظ کیے بغیر کہ محقق ابن خلدون اور ان کے اذناب اس کے معتقد ہیں یا

(۱۵۹۱) عَنْ ذِیْ مخبر (هو ابن اخی النجاشی خادم رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنِمُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّصْرَانِیَهِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدُرُ الرُّوْمُ وَ تَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ (رواه ابو داؤد)

(۱۵۹۱) ذی مخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ تم روم سے صلح کرو گے پوری صلح اور دونوں مل کر اپنے دشمن سے جنگ کرو گے اور تم کو کامیابی ہوگی اور مال غنیمت ملے گا یہاں تک کہ جب ایک زمین پر آ کر لشکر اترے گا جس میں ٹیلے ہوں گے اور سبزہ ہوگا تو ایک شخص نصرانیوں میں سے صلیب اونچی کر کے کہے گا کہ صلیب کا بول بالا ہوا، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آ جائے گا وہ اس صلیب کو لے کر توڑ ڈالے گا اور اس وقت نصاری غداری کریں گے اور جنگ عظیم کے لئے سب ایک محاذ پر جمع ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد)

نہیں۔

(تنبیہ) یہ بات قابل تنبیہ ہے کہ علماء کے نزدیک مفہوم عدد معتبر نہیں ہے اس لئے مجھ کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کہ قیامت سے قبل اس کے ظہور کی چھ علامات ہیں یا بیش و کم۔ یہ وقت اور علامات کی حیثیت شمار کرنے سے مختلف ہو سکتی ہیں ان کا کسی حیثیت سے چھ ہونا بھی ممکن ہے اور کسی لحاظ سے وہ کم اور زیادہ بھی ہو سکتی ہیں ممکن ہے کہ وقتی لحاظ سے جن علامات کو آپ نے یہاں شمار کرایا ہے ان کا عدد کسی خصوصیت پر مشتمل ہو یہ بات صرف یہاں نہیں بلکہ دیگر حدیثوں کے موضوع میں بھی اگر آپ کے پیش نظر رہے تو بہت سی مشکلات کے لئے موجب حل ہو سکتی ہے جیسا کہ فضل اعمال کی حدیثوں میں اختلاف ملتا ہے اور اس کو بہت پیچیدگیوں میں ڈال دیا گیا ہے حالانکہ یہ اختلاف بھی صرف وقتی اور شخصی اختلاف کے لحاظ سے پیدا ہو جانا بہت قرین قیاس ہے۔ مگر کیا کہا جائے منطقی عادات نے ہمارے ذہنی ساخت کو بدل دیا ہے۔ چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(١٥٩٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (رواہ الشیخان)

(١٥٩٢) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تمہارے اندر عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور اس وقت تمہارا

(١٥٩٢) حدیث مذکور میں ''وامامکم منکم'' کی شرح بعض علماء نے یہ بیان کی ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جب نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدیہ ہی پر عمل فرمائیں گے اس لحاظ سے گویا وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ایسے زمانے میں نازل ہوں گے جب کہ ہمارا امام خود ہم ہی میں کا ایک شخص ہوگا۔ ان دونوں صورتوں میں امامت سے مراد امامت کبریٰ یعنی امیر وخلیفہ ہے۔

اس مضمون کے ساتھ صحیح مسلم میں فیقول امیرھم تعال صل لنا کا دوسرا مضمون بھی آیا ہے یعنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو نماز کا وقت ہوگا اور امام مصلی پر بڑھ چکا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ امام پیچھے ہٹنے کا ارادہ کرے گا اور عرض کرے گا آپ آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی کو امامت کا حکم فرمائیں گے اور یہ نماز خود اسی کے پیچھے ادا فرمائیں گے یہاں امامت سے مراد امامت صغریٰ یعنی نماز کا امام مراد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں مضمون بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح علیحدہ علیحدہ منقول ہوئے ہیں، ابو ہریرہؓ کی حدیث میں لفظ ''وامامکم منکم'' سے پہلا مضمون مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں مسلمانوں کا امیر ایک نیک شخص ہوگا جیسا کہ ابن ماجہ کی حدیث میں اس کی وضاحت آچکی ہے ملاحظہ فرمائیے ترجمان السنہ ٣/٥٨٦ اس میں وامامکم منکم کی بجائے واماممکم رجل صالح صاف موجود ہے یعنی تمہارا امام ایک مرد صالح ہوگا۔ اب بعد میں کسی راوی نے اس کو دوسری روایت پر حمل کر کے امام سے مراد امامت صغریٰ یعنی نماز کی امامت مراد لے لی ہے اور اس لئے اس کو بلفظ امتکم ادا کر دیا ہے اس کے بعد کسی نے اس کے ساتھ ''منکم'' کا لفظ اور اضافہ کر دیا ہے اور جب امکم کے ساتھ لفظ منکم کی مراد واضح نہ ہو سکی تو پھر اس کی تاویل شروع ہوگئی ورنہ امامکم منکم کا اصل لفظ بالکل واضح ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی اجمال نہیں ہے۔ ابن ماجہ کی قوی حدیث نے اس کی پوری تشریح بھی کر دی ہے۔ لہٰذا جب صحیح مسلم کی مذکورہ بالا حدیث میں یہ متعین ہوگیا کہ امام سے امیر وخلیفہ مراد ہے تو اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح کیا وہی امام مہدی ہی ہیں یا کوئی دوسرا شخص ہے ظاہر ہے کہ اگر دوسری روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

وَفِی لفظ لمسلم فَاَمَّکُمْ وفی لفظة اخری فاقکم منکم.

(۱۵۹۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ الْمَھْدِیُّ یَنْزِل عَلَیْہِ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَ یُصَلِّیْ خَلْفَہٗ عِیْسَی . اخرجہ نعیم بن حماد کذافی الحاوی ۲/۷۸)

(۱۵۹۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ (الْخُدْرِیِّ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . مِنَّا الَّذِیْ یُصَلِّیْ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ خَلْفَہٗ . اخرجہ ابو نعیم کذافی الحاوی ۲/۶۴

امام وہ شخص ہوگا جو خود تم میں سے ہوگا (بخاری و مسلم) مسلم کے لفظ میں ہے کہ ایک شخص جو تم ہی میں سے ہوگا اور اس وقت کی نماز میں تمہارا امام وہی ہوگا۔

(۱۵۹۳) عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ عیسی ابن مریم امام مہدی کے بعد نازل ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے (ایک) نماز ادا فرمائیں گے۔

(۱۵۹۴) ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی امت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم اقتداء فرمائیں گے۔ (ابو نعیم)

اس امام اور رجل صالح سے مراد ہی امام مہدی ہیں تو پھر امام مہدی کی آمد کا ثبوت خود صحیحین میں ماننا پڑے گا۔ اس کے بعد اب آپ وہ روایات ملاحظہ فرمائیں جن میں یہ مذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہی ہیں۔ یہ واضح رہنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں کسی امام عادل کا موجود ہونا جب صحیحین سے ثابت ہے اور اس دعویٰ کے لئے کوئی ضعیف حدیث بھی موجود نہیں کہ وہ امام ''امام مہدی'' نہ ہوں گے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو اب اس امام کے امام مہدی ہونے کے انکار کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ بالخصوص جب کہ دوسری روایات میں اس کے امام مہدی ہونے کی تصریح موجود ہے۔ اسی کے ساتھ جب صحیح مسلم کی حدیثوں میں اس امام کے صفات وہی ہیں جو حضرت امام مہدی کی صفات ہیں تو پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدی کی آمد کا ثبوت تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اگر چہ بلحاظ اسناد ضعیف سہی لیکن صحیح و حسن حدیثوں کے ساتھ ملا کر وہ بھی امام مہدی کی آمد کی حجت کہا جا سکتا ہے۔

(١٥٩٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ تُقَاتِلُ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ یَنْزِلُ عَلَی الْمَهْدِیِّ فَیُقَالُ تَقَدَّمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَصَلِّ بِنَا فَیَقُوْلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ امراءُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ . اخرجه ابو عمر الدانی فی سننه الحاوی ۲/۸۳ و رواه مسلم ایضا و لکن فیه فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صلّ لنا . کما فی ترجمان السنه ۲۲/۵۸۸

(١٥٩٦) عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْتَفِتُ الْمَهْدِیُّ وَقَدْ نَزَلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ کَاَنَّمَا یَقْطُرُ مِنْ شَعْرِهِ الْمَاءُ فَیَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ تَقَدَّمْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی اِنَّمَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ لَکَ

(۱۵۹۵) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک طائفہ حق کے لئے ہمیشہ مقابلہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم امام مہدی کی موجودگی میں بیت مقدس میں طلوع فجر کے وقت اتریں گے ان سے عرض کیا جائے گا یا نبی اللہ آگے تشریف لائیے اور ہم کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے۔ یہ امت خود ایک دوسرے کے لئے امیر ہے (اس لئے اس وقت کی نماز تو یہی پڑھائیں) یہ روایت صحیح مسلم میں بھی ہے مگر اس میں ''مہدی'' کی بجائے امیرھم کا لفظ یعنی مسلمانوں کا امیر عرض کرے گا کہ آپ ہم کو نماز پڑھا دیجئے اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہی جواب مذکور ہے۔

(۱۵۹۶) حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اتر چکے ہوں گے ان کو دیکھ کر یوں معلوم ہوگا گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اس وقت امام مہدی ان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کریں گے

فَيُصَلِّىْ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِىْ . اخرجه ابو عمر الدانى فى سننه كذافى الحاوى ۲/۸۱

(۱۵۹۷) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِىُّ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ وَاِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ . اخرجه السيوطى فى الحاوى ۲/۶۴ عن ابى نعيم .

(۱۵۹۸) عَنْ اِبْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ الْمَهْدِيُّ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهُوَ الَّذِىْ يَؤُمُّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ . اخرجه ابن ابى شيبة كذافى الحاوى ۲/۶۵

(۱۵۹۹) عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ . وَقَالَ فَتَنْفِى الْمَدِيْنَةُ الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِىُ الْكِيْرُ خَبَثَ

تشریف لائیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے اس نماز کی اقامت تو آپ کے لئے ہو چکی ہے اور نماز تو آپ ہی پڑھائیں چنانچہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) یہ نماز میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔

(۱۵۹۷) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور لوگوں کے امیر مہدی .... فرمائیں گے کہ آئیے اور ہم کو نماز پڑھائیے وہ جواب دیں گے کہ تم ہی میں سے ایک دوسرے کا امیر ہے اور یہ اس امت کا اعزاز ہے۔

(۱۵۹۸) ابن سیرین سے روایت ہے کہ مہدی .... اسی امت سے ہوں گے اور عیسیٰ ابن مریم کی امامت انجام دیں گے۔

(۱۵۹۹) ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مدینہ گندگی کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح کہ بھٹی

الْحَدِيْدِ وَيُدْعٰى ذٰلِکَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْخَلَاصِ فَقَالَتْ اُمُّ شَرِيْکٍ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ . قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَجُلُّهُمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَاِمَامُهُمُ الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا اِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِکَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسٰى فَيَضَعُ عِيْسٰى يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ تَقَدَّمْ فَاِنَّهَا لَکَ اُقِيْمَتْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ اِمَامُهُمْ. اخرجه ابن ماجه والروايني و ابن خزيمة و ابو عوانة والحاكم و ابو نعيم و اللفظ له كذا في الحاوي ٢/٦٥

(١٦٠٠) عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يُوْشِکُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يَجِيَْ اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ

لوہے کی گندگی کو دور کر دیتی ہے اور یہ دن یوم اخلاص (پاک اور ناپاک کی جدائی کا دن کہلائے گا۔ ام شریک نے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرب کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان کی تعداد کم ہوگی اور ان میں بیشتر بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کے امام ایک مرد صالح مہدی ہوں گے۔ وہ ایک نیک انسان ہوں گے وہ ایک دن صبح کی نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو جائے گا اور یہ امام (مہدی علیہ السلام) الٹے پاؤں لوٹیں گے تا کہ عیسیٰ علیہ السلام (امامت کے لئے) آگے بڑھیں پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ ان کے شانوں کے درمیان رکھ دیں گے اور فرمائیں گے کہ آپ آگے بڑھئے اور یہ آپ ہی کے لئے اقامت کہی گئی ہے اور ان کے امام مہدی ....) نماز پڑھائیں گے۔

(١٦٠٠) ابونضرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا عنقریب ایسا ہوگا کہ اہل عراق کو نہ غلہ ملے گا نہ پیسہ۔ ہم نے دریافت کیا یہ مصیبت کس کی سبب سے آئے گی انہوں نے فرمایا عجم کے سبب سے، وہ

ذَاکَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ یَمْنَعُوْنَ ذَاکَ ثُمَّ قَالَ یُوْشِکُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا یَجِیَٔ اِلَیْهِمْ دِیْنَارٌ وَلَا مُدْیٌ اَیُّ مُدٍّ قُلْنَا لَهُ مِنْ اَیْنَ ذَاکَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَکَتَ هُنَیْهَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِیْ الْمَالَ حَثْیًا وَلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا قِیْلَ لِاَبِیْ نَضْرَةَ وَاَبِی الْعَلَاءِ اَتَرَیَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ لَا ۔ (رواہ مسلم)

(۱۶۰۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِیْ الْمَالَ حَثْیًا وَلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا ۔ (رواہ مسلم)

نہ غلہ آنے دیں گے نہ پیسہ، پھر فرمایا عنقریب ایک وقت آئے گا کہ اہل شام کو نہ دینار ملے گا نہ کسی قسم کا ذرا سا غلہ ہم نے ان سے پوچھا یہ مصیبت کدھر سے آئے گی فرمایا روم کی جانب سے۔ یہ فرما کر تھوڑی دیر تک خاموش رہے اس کے بعد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ ابونضرۃ سے جو صحابی سے حدیث کا راوی ہے اور ابوالعلاء سے پوچھا گیا آپ کا کیا خیال ہے کیا اس خلیفہ کا مصداق عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں، ان دونوں نے بالاتفاق جواب دیا نہیں۔ (مسلم شریف)

(۱۶۰۱) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال دونوں ہاتھ بھر بھر کر دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔ (مسلم شریف)

(۱۶۰۱) صحیح مسلم کی مذکورہ بالا ہر دو حدیثوں میں ایک خلیفہ کے دور میں مال کی خاص بہتات کا تذکرہ ہے اور ابو نضرۃ کی حدیث میں اس خلیفہ کے مصداق کے متعلق بھی کچھ بحث ہے مگر ابونضرہ راوی حدیث اور ابوالعلاء کی رائے یہ ہے کہ اس کا مصداق عمر بن عبدالعزیزؒ جیسا ضرب المثل عادل خلیفہ بھی نہیں بلکہ ان کے بعد کوئی اور خلیفہ ہے مگر جب امام ترمذی، امام احمد اور ابویعلی کی صحیح حدیثوں میں مال کی یہی بہتات تقریباً ایک ہی الفاظ کے ساتھ امام مہدی کے عہد میں ان کے نام کے ساتھ مذکور ہے تو پھر صحیح مسلم میں جس خلیفہ کا تذکرہ موجود ہے اس کا امام مہدی ہونا قطعی نہیں تو کیا ظنی بھی نہیں کہا جا سکتا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ و الصلوٰۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ

ایک سال سے زائد عرصہ ہو رہا ہے کہ پاکستان کے عوام و خواص میں "سیدنا الامام المہدی رضوان اللہ علیہ وسلامہ" کی ذاتِ اقدس مختلف انداز سے موضوعِ گفتگو بنی ہوئی ہے "الامام المہدی" کے بارے میں سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس میں تکرار کرے۔

زبدۃ المحدثین حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ تلمیذ ارشد خاتم المحدثین شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ نے اپنی شہرۂ آفاق تالیف "ترجمان السنۃ" میں "الامام المہدی" کے عنوان سے پورا ایک باب لکھا ہے۔ حالات کے تقاضے کے تحت اس کو الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ "مکتبہ سید احمد شہید لاہور" لائق صد تحسین ہے کہ اس نے اس کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔

احمد نصیر الحسینی

کریم پارک، لاہور

۱۱ صفر المظفر سنہ ۱۴۱۶ھ

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

الحسن والحسین

"ھما ریحانتای من الدنیا"

"حسن اور حسین میری دنیا کی بہار ہیں" رضی اللہ عنہما

الصحیح البخاری
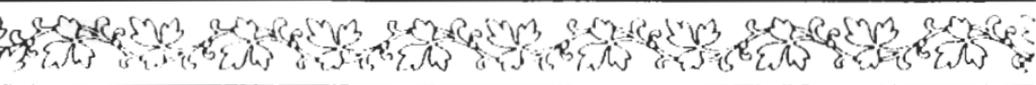
حبِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تقریر: سید ابوبکر غزنوی

تحریر

مولانا محمد اویس ندوی نگرامی رحمہ اللہ سابق استاذ التفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو

www.islamiurdubook.blogspot.com

المرتضیٰ

یعنی امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانح حیات، خاندانی خصوصیات، وہبی کمالات، خلفاء کی ترتیبِ زمانی میں حکمتِ الٰہی و مصلحتِ اسلامی، اسلام کے مفاد میں خلفائے ثلاثہؓ کے ساتھ حضرت علیؓ کا بے نظیر اخلاص و تعاون، خلافتِ مرتضوی کا عہد، اور اس کی عظیم مشکلات، بے نظیر زاہدانہ سیرت و مصلحانہ و مربیانہ کردار، فرزندانِ والا مرتبت (حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ) کی عطر بیز سیرت و اخلاق اور اُن کے اپنے اپنے وقت میں صحیح فیصلے اور اقدامات، آلِ رسول (ساداتِ کرام) کے اعلیٰ اخلاق و شمائل، اُمت کی اصلاح و تربیت کی دائمی فکر، اسلام کی تبلیغ و اشاعت، جہاد فی سبیل اللہ اور ممالک اسلامیہ کی حفاظت و دفاع میں ہر عہد میں اُن کا قائدانہ و اولوالعزمانہ کردار

مستند کتبِ تاریخ، ناقابلِ انکار واقعات و حقائق، اور تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کی روشنی میں

مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی

الناشر

مکتبہ سید احمد شہیدؒ

۱۰- الکریم مارکیٹ، اردو بازار،

لاہور۔ پاکستان

www.islamiurdubook.blogspot.com